ڈاکٹر محمد یوسف لون
اُستاد بخش فارسی دانشگاہ کشمیر

مثنوی منظوم احمد کا ایک تنقیدی جائزہ

خواجہ احمد میرانی جو گاندربل کے باشندے تھے نے ۱۳۰۱ھ میں ایک طویل مثنوی جوہیر المنظوم کے نام سے لکھی تھی۔ اس مثنوی کے لکھنے کا یہ سبب ہوا تھا کہ ایک دن خواجہ احمد میرانی اپنے دوستوں کی ایک ادبی محفل میں شریک ہوئے تھے۔ شعر و شاعری کے بحث و مباحثہ میں ہر ایک نے حصہ لیا لیکن وہ خاموش ہی رہے۔ مجلس کے اختتام پر دوستوں نے انہیں شاعری کی طرف رغبت دلائی تا کہ وہ اپنے نام کو زندہ جاوید رکھ سکیں۔ دوستوں کے اصرار پر وہ شاعری کی طرف راغب ہوئے اور اس کوشش میں وہ قصص الانبیاء کو نظم کا جامہ پہنانے میں کامیاب ہوئے اور اس نظم کو انہوں نے جواہیر المنظوم نام رکھا۔ یہ قصص الانبیاء عبدالواحد بن محمد کی نثری تصنیف ہے۔ اس کی طرف شاعر نے خود یوں اشارہ کیا تھا۔

بود روزی دلکشا فرحت فزا — چون دل عرفابی عسرت زدا
بودم اندر محفل خوش مجمعی — از خواص و عام انجا مرجعی
ہر یکی خوش نکتہ آغاز کرد — ہمچو بلبل در چمن آواز کرد
شد مسلسل چون سخن اندر سخن — ہمچو انجم گشت روشن انجمن

Scanned with CamScanner

تا کہ آمد بحث شعر شاعران　　این بود قول فلان و آنفلان

رفت آنوقت و فصیحان ہم شدند　　فیض باشان و بیان ہم شدند

پس بمن گفتند آخر کم و بیش　　در بیان آور ز وسع دہن خویش

تانشانی از تو ماند یادگار　　شاید آمرزد ترا پروردگار

ہر کہ خواند در دعا یادت کند　　تاخدا از دوزخ آزادت کند۔

پس ز روی امر اصحاب وفا　　ز ارتضای قلب ارباب صفا

بفکرت بردہ با اخلاص دل　　بہر در طلبی شدم غواص دل

گفت دل دُرہا کہ بودہ شاہوار　　تاجران بردہ پی ہر شہریار

لیک باقی ماندہ یک دُریتیم　　باش دلشاد رہا کن ترس و بیم

قصص پیغمبران منشور ہست　　بہر استخلاست آن منشور ہست

گر توانی آن قصص منظوم کن　　زبدہ قصہ ہاست خود معلوم کن

از ہمین الہام سربر داشتم　　ہمچو اکلیلی بسر برداشتیم

ز ابن محمدؐ این قصص منشور بود　　نام عبدالواحدش مشہور بود

بحر علم مفتی آفاق بود　　شہر حلم و محسن اخلاق بود[1]

اس مثنوی کا آغاز شاعر نے حمد باری تعالیٰ سے کیا ہے۔ اس کائینات میں سورج، چاند، ستاروں، باغوں، پہاڑوں اور سمندروں کی بخشی ہوئی رونق انہی کی دین ہے۔ آدمی اور دیگر حیوانات کے جنم دینے سے اسکی خوبصورتی میں اور اضافہ کیا ہے۔ انسان کو تمام مخلوقات پر بڑائی کا شرف بخش دیا ہے۔ اسکی راہنمائی اور رہبری کیلئے پیغمبر بھیجے تا کی وہ اس کائینات میں امن اور آسائیش سے رہ سکے۔ اِسلئے آدمی پر یہ فرض

Scanned with CamScanner

ہے کہ وہ ہر وقت امن اور آسائیش سے رہ سکے۔ اس لئے آدمی پر یہ فرض ہے کہ وہ ہر وقت اسکی بندگی پر کاربند رہے۔

حمد للہ اللذی قیوم و حی — کرد پیدا نور قبل از کل شی
آنکہ برپا کرد زان افلاکہا — داد ازان تزئین وزیب این خاک را
ہم مسطح کرد این فرش تراب — از سر قدرت چو سجادہ تراب
کرد تابان انجم و شمس و قمر — کرد پیدا کوہ و دشت و بحر و بر
کرد پیدا اینہمہ ذرات ھا — انس و جن و وحش وحیوانات ھا
کرد پیدا خاک وباد وآب ونار — ہم نباتات و جواہر تاب دار
او فرستاد انبیاء و مرسلان — برگزیدہ راہ دین را ہادیان
رحمت او عام برما شدپدید — زین سبب الحمداللہ المجید
احمد میرانی از انعام او — نور ایمان یافت از اکرام او[2]

مناجات کے بعد نعت میں پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ کے اعلیٰ مرتبے کا ذکر ہے۔ اس کائینات اور اس کے اندر تمام چیزوں کی بنیاد کا مقصد وہی ہے۔ اسی ایک چراغ سے اس کائینات کے سبھی چراغ روشن ہیں۔

احمدا بیحد تحیات و درود — پاک و طیب خوان از رب ودود
تحفہ کن در ہر مسا و ہر صبا — برروان پاک شاہ انبیاء
سید و سالار و ختم المرسلین — پشتبان ما شفیع المذنبین
سیدالانبیاء و سیدالمرسلین — نعمت حق رحمت العالمین
فخر نسل آدم و زخر وفا — حضرت آحمد محمد مصطفیٰؐ

صل یا ربی علیه دائما کل حین یوم ولیل قایما ۳۱

حمد باری اور نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ کی منقبت میں اس دین کے شہباز کے عظیم مرتبے کا ذکر کیا ہے۔ اولیاء اللہ پر انہیں بادشاہی کا شرف نصیب ہوا۔ دین اسلام کو فروغ دینے میں وہ ہر وقت کوشاں رہے۔

قطب عالم غوث اعظم دستگیرؒ زخر رحمت فخر عالم دستگیرؒ

شاہ شاہان ماہ تابان دستگیر جان احسان کان عرفان دستگیرؒ

نور احمدؐ پور زہرا دستگیر زین فلک و زیب غیرا دستگیرؒ

نور طوفان روح جسمان دستگیر طبع غفران شمع رضوان دستگیرؒ

رہنما و رہبر ما دستگیرؒ شہسوار سرور ما دستگیرؒ

سیدا از یک نگاہم شاد کن سینہ ویران من آباد کن

منقبت کے بعد شاعر نے اپنے مرشد حضرت شیخ احمد تارہ بلی کی توصیف میں عارف باللہ اور مسعود ازل کے اعلیٰ درجے کا ذکر کیا ہے۔ علم عرفان میں وہ وقت کے جنیدؒ اور بایزید بسطامیؒ تھے۔ عبادت اور ریاضت کے علاوہ انہیں ہر خاص و عام پر سخاوت کا شرف بھی نصیب تھا۔

احمدا از خواب خوش ہشیار شو مدح خوان پیر بزرگ وار شو

تا صفای دل ترا حاصل شود نور امانت ازان کامل شود

ہمچو بلبل بر رخ گل در نوا چشم گشا از شوق شو مدحت سرا

در بیان وصف آن شمس جلی شیخ حضرت شیخ احمد تارہ بلی

آنکہ تحقیقا جنید دہر بود بایزید عصر و شاہ شہر بود

Scanned with CamScanner

بود پیش قلب آن نور بصر　　در عبادت روز و شب بستہ کمر

اس کے بعد تخلیق حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ کو بڑی متانت کے ساتھ اسطرح یوں بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے بنایا اور ایک دن سب ملکوں سے خطاب کیا کہ وہ اس مٹی سے بنے ہوئے آدمؑ کو زمین پر خلافت کا منصب بخش دیگا، اس خطاب پر سب فرشتے حیران ہوئے اور جواب دیا کہ وہ زمین پر صرف خونریزی اور فسادات سے کام لے گا۔ اس کے بجائے وہ رات دن اسکی تسبیح وتہلیل میں محو ہیں۔ فرشتوں کی اس گستاخی پر خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو تمام چیزوں کے علم سے واقفیت دی اور فرشتوں کے سامنے اسکا اظہار کروایا۔ فرشتے اس علم سے بے بہرہ تھے جو حضرت آدمؑ کو حاصل ہو گیا تھا۔ فرشتوں نے اپنے ہاں علم کی کمی محسوس کی اور خدا تعالیٰ کے سامنے سرنگوں ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعزازیل کے سوا باقی سب فرشتے حضرت آدمؑ کے سامنے سربجود ہوئے۔ اس نافرمانی پر اعزازیل ابدی لعنت کا مستحق ہوا۔ اس مردود نے بعد میں خدا تعالیٰ سے مہلت مانگی کہ وہ قیامت تک آدمیوں کو راہ حق سے گمراہ کرتا رہے گا۔

قال انی جاعل فی الارض حق　　یک خلیفہ در زمین سازم خلق

جملہ در اندیشہ رفتند ایخدا　　کہ گرامی نیست مخلوقی زما

زانکہ ما عالمتر و کاملتریم　　از ہمہ مخلوق تو فاضلتریم

از رہ سبقت کہ او را لازم است　　دانش و علم و حکیمی جازم است

حق تعالیٰ عجب و خودبینی شان　　ناپسندیدہ سخن چینی شان

کرد پس تعلیم اسمائش خدا　　علم الاسماء آدم کلہا

Scanned with CamScanner

مر ملایک امر آمد از خدا انبئونی باسماء هولا

ہان خبر سازید مارا این زمان گرشما هستید جمع صادقان

زین جماعت ہر یکی رانام چیست اندرین مجمع مسماکیت کیست

پس بعجز خویش کردند اعترا گفتہ اند سبحانک لاعلم کنا

پس خدا از آدم اسماء ملک خواست آدم خواند آنہا یک بیک

ہر یکی را نام او از ہر لغات خواند آدم باقرار و اثقات

پس ملائک اعتراف عجز خویش ساختند و آمدند او را بہ پیش

تاج تکریمش خدا برسر نہاد خلعت تفصیلش اندر برنہاد

چون ملائک سجدہ پیش بوالبشر دادہ تاصد سال ماندہ سجدہ در

چشم بکشادند و ابلیس لعین ماندہ ایستادہ بدیدن آن شتین

روی گردانید زانسو دیو غول مسخ صورت گشتہ دیدند آن جہول۵

حضرت آدمؑ کے اولادوں کو راہ حق کی راہنمائی کیلئے خدا تعالیٰ نے وقت وقت پر ان ہی میں سے رہبر اور رہنما پیدا کئے۔ حضرت ادریسؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیغمبری سے نوازا۔ انکا کلام پاک سریانی زبان میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دس چیزیں عنایت کی تھی۔ پہلے وہ رسول تھے۔ تیس کتابیں ان پر نازل ہوئیں۔ انکو علم نجوم سے نوازا گیا۔ چوتھے وہ خوش خط سے آشنا ہوئے۔ پانچواں نجاری کی ھنر سیکھی۔ وہ جنگی ساز وسامان بنانے کے ماہر ہوئے۔ سنت کی بنیاد پہلے انہوں نے ہی ڈالی ہے۔ کافروں کو قید وبند میں ڈالدیا۔ اپنے بدن پر سوتی کپڑے استعمال کئے اور دسواں یہ کہ وہ اپنی زندگی میں ہی جنت میں داخل ہوئے۔

Scanned with CamScanner

در مدارج مورخانش و انمود | مولد او در دیار مصر بود
در شرایع اب واجداد و صحف | هم الهیه شناس و عرف
او پیمبر بد بسریانی کلام | داده ده چیزش خدا خیرالمرام
اوّل او پیغمبر مرسل بده | سی صحیفه مرو را نازل شده
سوم شد علم نجوم ازوی علم | چارمین او خطه نوشته از قلم
صنعت نجاری آن پاکیزه کرد | بهر جنگ او اسلحه ترتیب کرد
سنت او بنهاد اوّل هفتمین | قید کرده کافران هم هشتمین
نہم او کرپاس پوشیدہ بتن | زانکه پشم و جلد حیوان غیر فن
پوشش مخلوق بوده بی ثبات | دہم رفتن در بہشت اندر حیات
زین سبب شد وحی نازل از خدا | سوی ادریسؑ نبی با صفا [٦]

اسطرح سے پیغمبروں کے حالات اور واقعات کا ایک طویل سلسلہ اس نظم میں بڑی خوبی کے ساتھ بیان ہوا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے چند نمایاں واقعات میں یہ واقعہ کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے نکاح میں دوعورتیں حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ علیہ سلامہ تھیں۔ عمر کے ننانونے برس گزرنے تک ان کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تھی۔ آخر خدا تعالیٰ نے انکی اولاد کیلئے دعا قبول فرمائی اور حضرت ہاجرہ کے بطن سے انہیں ایک اولاد عطا ہوئی۔ اسوقت وہ شام میں سکونت پذیر تھے۔ انہوں نے اپنی زوجہ حضرت ہاجرہ کو بچہ کو جنم دینے کیلئے مکہ شریف لیا اور ایک صحرا میں اسکو چھوڑ دیا اور اس مقام کے امن اور اسکی آبادی کیلئے دست بدعا ہوئے۔ پھر ہاجرہ سے رخصت لیکر واپس چلے گئے۔

Scanned with CamScanner

حضرت ہاجرہ نے اس صحرا میں بچے کو جنم دیا۔ وہاں پر پانی کا نام و نشان تک نہ تھا۔ حضرت ہاجرہ نے پیاس کی شدت سے اس صحرا کی دو پہاڑیوں صفا اور مروہ پر سات بار چکر لگائے۔ ایک طرف وہ پیاس کی شدت سے بے چین تھی اور دوسری طرف بچہ کی بے سہارگی پر فکر مند تھی۔ ساتویں مرتبہ اس نے بچے کے پاؤں کے تلے ایک چشمہ کو ابلتے ہوئے دیکھا۔ حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور خدا تعالیٰ کے حضور میں سجدہ شکر بجالایا۔ پانی کے تیز بہاو کو دیکھکر چشمہ کو زمزم کا ارشاد فرمایا اور اس چشمہ کا نام زمزم پڑ گیا۔

در مواهب و زاهدی وغیرآن	آمده اندر تفاسیر قرآن
چونکه در بیت المقدس جانمود	ساره خاتون هم در انجا نیز بود
بعد مدت شد تولد باصفا	نور چشم هاجر اسماعیلؑ را
هاجره چوتشنه گشت وهفت بار	بر صفا و مروه جسته ز اضطرار
از تک و پوآب درجای نیافت	سست و متغیر شده اندر شتافت
زین سبب گویند سنت آمده	در صفا و مروه سعیت آمده
پاشنه بامید اسماعیل بین	بر زمین جاری شده آب معین
آنکه زمزم نام آن آب زلال	آمده از فضل و چون ذوالجلال ے

خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں اس امر کا ارشاد فرمایا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو قربان کر دے۔ اس قربانی کے عوض انہوں نے بیشمار جانور قربان کیے مگر وہ ارشاد باری کو تکمیل نہ کر سکے۔ حضرت ابراہیمؑ اس حکم کو بجالانے کیلئے شام سے مکہ روانہ ہوئے۔ روایت کے مطابق اسوقت حضرت اسماعیلؑ کی عمر نو

Scanned with CamScanner

نے حضرت ہاجرہ کو اس بات پر راضی کیا کہ
سال کے درمیان تھی۔ مکہ میں انہوں
حضرت اسماعیلؑ انکے ساتھ ایک دعوت پر جائے۔
حضرت ہاجرہؑ نے بیٹے کو اچھے لباس اور معطر خوشبو سے سجایا اور سنوار کر باپ
کے ساتھ رخصت کیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے مکہ سے باہر نکل کر اپنے بیٹے کو اصل راز سے واقف کیا۔ بیٹے نے خدا تعالیٰ کے حضور میں باپ کی رضامندی اور خشنودی پانے کی خاطر خود کو قربانی کے واسطے وقف کیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے بیٹے کے ہاتھ پاؤں ایک مضبوط رسی سے باندھ دیئے اور ایک تیز تلوار سے انہیں قربان کرنا چاہا لیکن منشاالٰہی سے اسی وقت جنت سے ایک بھیڑ کو لایا گیا اور اس بھیڑ کو حضرت اسماعیلؑ کے بجائے قربان کرنے کا ارشاد ملا۔ اس دن سے قربانی کی سنت قائیم رہی۔

دید ابراہیم دریک شب بخواب   خیز و قربان کن برای حق شتاب

بامدادان کرد دو صد اشتران   تا به سه شب دید پی چه پی چنان

روز چارم دید اندر خواب باز   خیز و کن فرزند قربان بانیاز

سوی مکہ رفت سوی ھاجرہ   بود اسماعیل اندر نہہ سلہ

گفت ابراہیم با ھاجرہ بکن   شانہ اسماعیلؑ را گیسو زین

کن مکحل نرگسش از توتیا   ہم بپوشانش نکوتر جامہ ھا

بہر مہمانی بجای میرویم   تا قبول محفل زیبا شویم

اوچنین کرد خود اندر آستین   ریسمان و کاردی برد از کمین

شدروان آن نورہ چشمش درعقب   ہردو خندان شادمان از امر رب

گفت فرمودہ بخوابم اینچنین   کردنت قربان خیرالحاکمین

Scanned with CamScanner

باز پرسیدش چہ گوی ای پسر | گفت قربان جانم امرش ای پدر
پس خلیل اللہ او را پا و دست | از جبالی را کہ بودش سخت بست
کارد بر حلق جگر گوشہ کشید | لیک کارد نی ازو موی برید
باز ابراہیمؑ با زور تمام | برکشید و زد بحلقہ آن ہمام
شد خلیل اللہ بدشنہ خشمناک | از کمال ختم زد کارد بخاک
کارد آمد در سخن گفت ای خلیل | کہ ترا یکبارہ فرمودہ جلیل
از بریدن کرد منعم کرد گار | یک گرت نی بلکہ در ھفتاد بار
درہمانساعت فرستادہ خدا | بہر اسماعیلؑ از بہر فدا
گوسفندی را سفید و ہم سیاہ | بلکہ بودہ تن سفید و سرسیاہ
لاالہ گفت اسماعیل باز | تاسوم اللہ اکبر با نیاز
پس خلیل اللہ اکبر تا تمام | خواندہ فقرہ فقرہ آنرا ہر کدام
ماند باقی وقت قربان این سنن | از خلیل اللہ بر اہل سنن[8]

حضرت ابراہیمؑ کے بعد حضرت لوطؑ رسالت سے فیضیاب ہوئے انہیں پانچ بڑے شہروں، سدومان، بود عامور، دارما، صابورا اور صعودا کے لوگوں کو رہنمائی کرنے کا حکم ملا۔ وہ لوگ کبوتر بازی اور لواط بازی وغیرہ جیسے بُرے عادات کے شکار ہوئے تھے۔ حضرت لوطؑ کافی عرصہ تک ان گمراہوں کو ان بُرے عادات کو ترک کرینکی تعلیم دیتے رہے۔

ایک دن حضرت لوطؑ شہر سے دور ایک پاکیزہ جگہ پر عبادت الٰہی میں مشغول تھے۔ اسی دوران چند مہمان انکے سامنے حاضر ہوئے۔ حضرت لوطؑ نے مہمانوں کو گھر

Scanned with CamScanner

لیا۔ گھر کے اندر ان کی اہلیہ جو گمراہ تھی نے اپنے ساتھیوں کو مہمانوں کی آمد سے خبردار کیا۔ خبر سنتے ہی وہ اجاہل حضرت لوطؑ کے گھر کے اردگرد جمع ہوئے اور مہمانوں پر اپنی خصلت بد کا اظہار کرنے لگے۔ ان کی بدحرکت پر حضرت لوطؑ بے چین ہوئے۔ مہمانوں نے انکو خبردار کیا کہ وہ خداتعالیٰ کی طرف سے اس قوم کی تباہی کیلئے مقرر ہوئے تھے۔ انہوں نے انکو اور انکے ساتھیوں کو شہر سے نکل جانے کو کہا اور باقی تماموں کا خاتمہ کیا۔

بودی روزی خوش خلیل اللہ بسی — در عبادتگاہ و دور از ہر کسی

از ملائک چند کسی حاضر شدند — پیش آن خاص خدا ظاہر شدند

دید چون گردید بس غمناک پاک — نی ز مہمانداری او اند و ہناک

بار چارم چون بخانہ زود شد — پس شہادت اربعہ موجود شد

یازن لوطؑ او کہ بود کافرہ — قوم را کردہ خبر آن ماجرہ

لوطؑ ترسید و بمہمانان بدید — گفت او آوی اِلیٰ رُکن شدید

جبرئیلش گفت مارا ذوالمنن — از پی اہلاک شان کردہ معین

گفت کی باشد بگفت ہنگام صبح — نیست آیا قربت احکام صبح

شدروان در آخر شب باعیال — کرد سوی شہر دیگر انتقال

صبحگاہان خواست جبرئیل امینؑ — زو فرو یک پر خود را در زمین

ہمچو پیلی کو پی میلی زنند — در زمان آن میل پر پیل آور

شہرھای خمسہ را بر پرگرفت — ہمچو کا ہی باد صرصر برگرفت

با زمین و دار و اشجار و حصار — تا بزیر آسمان پرنگار ۹

Scanned with CamScanner

حواشی

۱	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص۔۶۔ا۔۲۰ ا)
۲	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص۔۳۔ب)
۳	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص۔۱۴ ب۔۵ ۱)
۴	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص،۵ ا ب)
۵	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص،۲۱ ا ۲۳ ب)
۶	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص،۴۸ ب)
۷	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص،۸۶۔ا۔ ب)
۸	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(۸۷ ا۔ ۹۰۔ب)
۹	جواہیرالمنظوم	خواجہ آحمد میرانی	(ص ۹۱ ا۔۹۳ ا)

Scanned with CamScanner